پارٹ - II

سوال نمبر ۲

اسلام میں خواتین کے ....

جواب

تعارف

اسلام نے خواتین کو ۱۴۰۰ سال پہلے وہ مرتبہ اور مقام عطا کیا جس کا تصور اس وقت دنیا کے کسی اور خطے میں موجود نہ تھا۔ اسلام نے عورت کو ماں، بیوی، بیٹی نیز ہر روپ میں احترام کا مقام دیا۔ اگر ماں ہے تو اس کے قدموں میں جنت رکھی اگر بیوی ہے تو اس کو باعث سکون بنایا اور بیٹی کی شکل میں اسے جنت تک پہنچانے کا ذریعہ بنایا۔ اسی طرح اسلام میں خواتین کا کردار نمایاں رہا۔ امہات المومنین تمام مسلمان عورتوں کے لیے آج بھی رول ماڈل ہیں۔

اسلام نے اس زمانہ میں عورت کو وہ حقوق دیے جن کا تصور مغرب میں دور دور تک بھی نہ تھا۔ جن حقوق کے حصول کے لیے مغرب میں عورتیں آج تحریکیں چلا رہی ہیں اسلام نے بہت پہلے خواتین کو وہ تمام حقوق فراہم کیے اور انہیں باعزت مقام عطا فرمایا۔

Mon Tue Wed Thu Fri Sat Date: / /20

اسلام میں خواتین کے حقوق اور مقام

اسلام نے خواتین کو درج ذیل حقوق فراہم کیے ہیں۔

تعلیم کے حقوق

اسلام نے مرد و عورت کو تعلیم حاصل کرنے کا حکم دیا۔ تعلیم حاصل کرنے کے معاملے میں کسی کو کوئی نہ رعایت ہے نہ کوئی تفریق موجود ہے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے۔

تعلیم حاصل کرو چاہے تمہیں اس کے لیے چین جانا پڑے۔

ایک اور جگہ یوں ارشاد فرمایا

تعلیم حاصل کرنا مرد عورت دونوں پر فرض ہے۔

نیز اسلام نے عورت اور مرد دونوں کو تعلیم حاصل کرنے کا یکساں حکم دیا۔ اور اس بات میں کوئی شک کی گنجائش نہیں کہ تعلیم ایک انسان کا بنیادی حق ہے جو اسلام نے دیا۔

حقِ وراثت

اسلام نے عورت کو خواہ ماں ہو بیٹی ہو یا بیوی ہو، وراثت کا حق عطا فرمایا۔ اسلام سے پہلے کسی دین اور کسی خطے میں عورت کو وراثت میں حق دینے کا تصور موجود نہ تھا اور وراثت کے حقدار صرف بیٹے ہوا کرتے تھے۔

نوکری کرنے کی اجازت

اسلام میں خواتین کو شرعی حدود میں رہتے ہوئے نوکری کرنے کی مکمل اجازت ہے۔ ازواج مطہرات میں سے حضرت عائشہ رضہ کو طبِ نبوی پر عبور حاصل تھا جس کو باقاعدہ علاج کے لیے استعمال کیا جاتا۔ حضرت خدیجہ رضہ تجارت کیا کرتیں۔ ان مثالوں سے یہ بات واضح ہے کہ اسلام نے خواتین کو شرعی حدود کی پابندی کرتے ہوئے نوکری کا حق دیا۔

بیٹی کے حقوق

اسلام نے عورت کو بیٹی کی شکل میں وہ حقوق دیے جو زمانہ جاہلیت کے دور میں کوئی تصور بھی نہ کر سکتا تھا آپ ﷺ نے بیٹی کو رحمت قرار دیا۔ اور نہ صرف یہ بلکہ بیٹوں کی اچھی

پرورش کرنے والے کو جنت کی خوشخبری بھی سنائی

حدیث نبوی ہے

"جس نے اپنی دو بیٹیوں کی اچھی پرورش کی ان کو تعلیم دلوائی تو وہ میرے ساتھ جنت میں یوں ہو گا۔ دو انگلیوں کو جوڑ کر مثال دی"

ایک اور جگہ یوں فرمایا۔

"اگر کسی نے اپنے بیٹے کو پیار کیا اور گود میں ~~بیٹھایا~~ بیٹھایا اور بیٹی کو پیار نہ کیا اور گود میں نہ بیٹھایا تو گویا اس نے ظلم کیا۔"

احادیث سے یہ بات واضح ہے کہ اسلام نے بیٹی کو نہایت بلند عزت و مرتبہ اور لائق شفقت قرار دیا۔

ماں کے حقوق

اسلام نے ماں کے مقدس رشتے کو نہایت اہمیت دی ہے۔ اور ماں کی عزت اور خدمت کرنے کی تلقین کی ہے۔ نبی کریم کا ارشاد ہے۔

"جنت ماں کے قدموں تلے ہے"

ایک دفعہ کا ذکر ہے ایک صحابیؓ نے آپ ﷺ سے
پوچھا کہ

"یا رسول اللہ ﷺ دنیا میں سب سے زیادہ عزت
کا حقدار کون ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہاری
ماں"

پس اسلام نے ماں کے روپ میں بھی عورت
کو اعلیٰ عزت و مرتبے سے نوازا۔

بیوی کے حقوق

اسلام نے بیوی کے حقوق اس کے شوہر
پر فرض کیے۔ بیوی کو شوہر کے لیے باعث
تسکین بنایا اور قرآن پاک میں ان الفاظ
میں حیطفا دیا۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو جوڑے
بنائے تاکہ ایک دوسرے سے سکون حاصل کریں

اس کے علاوہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ ~~کی~~ بہترین ~~نشانیوں~~ نشانیوں میں سے ایک
تمہاری بیوی ہے

نیک بیوی کو اسلام نے بہترین تحفہ قرار دیا۔
نہ صرف یہ بلکہ اسلام نے

Date: / /20

بیوی کا نان نفقہ شوہر کی ذمہ داری لگایا۔

حق مہر کی شرط

نکاح کے وقت حق مہر کی شرط کو لازم قرار دیا۔

جہیز کو لعنت قرار دیا

اسلام نے جہیز لینے سے نہ صرف سختی سے منع فرمایا بلکہ جہیز کو ایک لعنت قرار دیا۔ اس لیے جہیز لینا اور ڈھکے چھپے الفاظ میں بھی جہیز کا مطالبہ حرام قرار دیا۔

ووٹ کا حق

نبی کریم ﷺ کے زمانہ سے ہی عورت کو ووٹ کا حق حاصل ہے۔ جب نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں عورتیں بیعت کر کے اپنی رضامندی ظاہر کرتیں تو اس کو ووٹ تصور کیا جاتا۔

حکومتی فیصلوں پر اعتراض کا حق

اسلام نے نہ صرف عورت کو ووٹ کا حق دیا بلکہ حکومتی فیصلوں میں اپنی رائے دینے کا حق اور اعتراض کا حق دیا۔ جس کی مثال یہ ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حق مہر پر

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

Date: / /20

پر حد بندی لگانے کی بات کی تو ایک عورت نے کہا جب اللہ نے حق مہر پر کوئی پابندی نہیں لگائی تو عمر کون ہوتا ہے پابندی لگانے والا۔

مثال سے واضح ہے کہ اسلام نے عورت کو حکومتی فیصلوں میں رائے دینے کا حق بھی دیا۔

زبردستی نکاح کو حرام قرار دیا۔

اسلام نے مرد و عورت دونوں کو پسند کی شادی کا حق دیا۔ نبی کریم ﷺ نے جب حضرت فاطمہؓ کی شادی حضرت علیؓ سے طے کی تو حضرت فاطمہ کی رضا مندی پوچھی۔ ایک اور واقعہ سے ثابت ہے کہ!۔

ایک عورت نبی ﷺ کے پاس تشریف لائی اور کہنے لگی میرے باپ نے زبردستی میری شادی کروادی ہے تو نبی ﷺ نے اس نکاح کو منسوخ کر دیا۔

(مسلمان عورت مذہبی عورت)

اسلام میں عورتوں کا کردار

اسلام میں عورتوں کا کردار نمایاں رہا ہے

Date: / /20

جنگ میں عورتوں کا کردار

اسلام میں عورتوں کو جہاں بہت سے حقوق حاصل رہے وہاں اسلام میں عورتوں کا کردار بھی نمایاں رہا۔ دورانِ جنگ خواتین زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتیں۔ اس کے علاوہ ایک خاتون نسیبہ جنگ میں لڑائی کے لیے نبی ﷺ کے قافلے کے ساتھ جاتی رہیں جس نے بہت سارے تیر بھی کھائے نبی کریم ﷺ کو جب معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے اس کی بہادری کی تعریف فرمائی۔

خواتین کا اشاعتِ اسلام میں کردار

اشاعتِ اسلام میں بھی خواتین کا کردار نمایاں رہا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رض نے بہت ساری احادیث نہ صرف یاد کیں بلکہ ان کو آگے بھی پہنچایا۔

خواتین کا دوسرے کاروبارِ زندگی میں حصہ

حضرت خدیجہ رض نہایت مالدار خاتون تھیں آپ رض تجارت کا پیشہ کیا کرتی تھیں۔ اس سے یہ ثابت ہے کہ اسلام میں خواتین تمام معاملات میں پیش پیش رہیں۔

Mon Tue Wed Thu Fri Sat
Date: / /20

اسلام میں عورت مغربی عورتوں سے زیادہ بااختیار

اسلام نے عورتوں کو تمام حقوق دیے خواہ وہ سیاسی ہوں سماجی ہوں یا معاشی ہوں۔ اس کے علاوہ عورت کو ماں بیٹی اور بیوی کے روپ میں خاص اہمیت بھی دی۔ یورپ میں خواتین کو 1870 میں پراپرٹی رائٹس دیے جبکہ اسلام نے یہ حق اس سے 1400 سال پہلے دیا۔ اسی طرح بائبل میں حوا کو آدم کے جنت سے نکالنے کا قصوروار مانا گیا اور حمل کو عورت کی سزا کہا گیا جبکہ اسلام میں نہ تو حوا کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا بلکہ ماں کے قدموں تلے جنت رکھی گئی۔ اسلام میں عورت کے نان ونفقہ کی ذمہ داری بھی اس کے باپ یا شوہر کے ذمہ لگائی گئی جبکہ مغرب میں ایسی کو ذمہ داری مرد کو نہیں دی گئی۔ پس اسلام نے عورت کو مغرب سے کہیں زیادہ حقوق دیے۔

حاصل کلام۔

اسلام میں خواتین کو ہر طرح کے حقوق دیے گئے اور ہر روپ میں عورت کی عزت لازم کی گئی۔ اسلام خواتین کو دیے گئے حقوق مغرب میں عورت کو ملنے والے حقوق سے کہیں زیادہ بہتر ہیں۔

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

Date: __/__/20__

سوال نمبر ۲۔

اسلام میں عقیدہ آخرت ....

جواب

تعارف

اسلام میں عقیدہ آخرت سے مراد یہ ہے کہ یہ دنیا فانی ہے اور ایک دن تمام انسانوں کو اللہ کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔ اسلام نے عقیدہ آخرت کی صورت میں انسان کو ایک الٹیمیٹم دیا کہ یہ دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے اور یہاں پر موجود ہر شے مال و دولت کو چھوڑ کر انسان کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملنا ہوگا اور وہی ہمیشگی کی زندگی ہے۔ چنانچہ اسی سوچ کو مد نظر رکھتے ہوئے انسان جب اعمال کرتا ہے تو اس کے اثرات فرد اور معاشرے دونوں پر ملتے ہیں۔

عقیدہ آخرت سے مراد

عقیدہ آخرت سے مراد ہے اس دنیا کے فانی ہونے پر یقین رکھنا اور اس بات پر یقین رکھنا کہ موت کے بعد تمام انسان دوبارہ زندہ کیے جائیں گے اور ان کے اعمال کی بنا پر ان کا فیصلہ کیا جائے گا۔

Mon Tue Wed Thu Fri Sat Date: / /20

قرآن کی آیات کی روشنی میں عقیدہ آخرت

"پس تم سب کو لوٹ کر میری ہی طرف آنا ہے" **سورہ یٰسین**

ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

"دنیاوی زندگی فانی ہے اور آخرت ہی تمہارا اصلی ٹھکانہ ہے" **القرآن**

"اور ڈرو اس دن سے جس دن تمہارا نامہ اعمال تمہارے ہاتھ میں دیا جائے گا اور تم پر وہ سب کچھ واضح کر دیا جائے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو" **القرآن**

عقیدہ آخرت کے انفرادی زندگی پر اثرات

گناہ سے بچاؤ

عقیدہ آخرت رکھنے والا انسان گناہوں سے دور رہتا ہے کیونکہ اس کو اس بات کا علم ہوتا ہے کہ ایک دن وہ اپنے خالق سے جا ملے گا اور اس کو اپنے اعمال کے لیے جوابدہ ہونا پڑے گا۔

مال و دولت کی ہوس کا خاتمہ

عقیدہ آخرت رکھنے والا انسان مال و دولت کی خواہش سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ اس کو علم ہوتا ہے کہ یہ دنیا فانی ہے اور یہاں ہر موجود چیز نے آخر کار مٹی میں مل جائے گی۔

اچھے اور نیک اعمال کو ترجیح

کیونکہ آخرت میں انسان دنیا سے اگر کوئی چیز لے کر جا سکتا ہے تو وہ اس کا اعمال نامہ ہے اس لیے انسان جو کہ عقیدہ آخرت پر یقین رکھتا ہوں وہ نیک اعمال کو ترجیح دیتا ہے۔

حدیث نبوی ﷺ ہے۔

دنیا کی مثال ایک کھیتی کی سی ہے اس میں جو بیج بو گے آخرت میں وہی کاٹو گے۔

اللہ کی یاد میں لگاؤ

جب انسان کو اس بات کا علم ہوتا ہے کہ دنیا میں ہر چیز خاک ہے تو اس کا دل دنیا کی رنگینی سے اکتا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد کا لگاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔

بدلہ لینے کی جستجو کا خاتمہ

جب انسان کو اس بات کا یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ایک دن

یہ دنیا ختم ہو جائے گی اور ہر انسان کو آخرت میں اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ تو وہ دوسروں سے بدلہ لینے کی جستجو چھوڑ کر انہیں معاف کرنے کو ترجیح دیتا ہے۔

معاشرے پر اثرات

انصاف کا بول بالا

جس معاشرے میں لوگوں کے اندر عقیدہ آخرت کا تصور موجود ہو وہاں پر انصاف کا بول بالا ہوتا ہے کیونکہ ہر ایک نے اپنے اعمال کے لیے اللہ کے حضور جوابدہ ہونا ہوتا ہے۔

مساوات

عقیدہ آخرت انسانی مساوات کو فروغ کا باعث بنتا ہے۔ کیونکہ دنیا میں ہر چیز فانی ہے اور اللہ کے نزدیک آخرت میں سرخرو صرف وہی ہوگا جس نے نیک اعمال کیے تو اس باعث ہر طرح کی تفریق معاشرے سے ختم ہو جاتی ہے

ظلم و بربریت کا خاتمہ

عقیدہ آخرت سے معاشرے میں ظلم و بربریت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ تمام انسانوں نے ایک دن مرنا ہے اور کسی کے پاس اتنی طاقت

نہیں ہوگی نہ وہ کسی دوسرے کو بچا سکے یا اللہ کے حضور کسی کی سفارش کر سکے۔ یہی وہ تصور ہے جس سے معاشرے میں عدل و برابری قائم ہوتا ہے۔

کامیاب معاشرے کی تشکیل

عقیدہ آخرت کامیاب معاشرے کی تشکیل کا ضامن ہے۔ کیونکہ جس معاشرے میں لوگوں کو جوابدہی کا تصور پیش ہو وہاں پر ہر انسان اپنی ڈیوٹی باخوبی نبھائے گا۔ یہی ہی خوبی ایک کامیاب معاشرے کی ضامن ہے۔

سماجی برائیوں سے نجات

عقیدہ آخرت معاشرے کو سماجی برائیوں سے نجات دلاتا ہے۔ جب ہر انسان اپنے طور پر گناہ سے بچنے کی کوشش کرے گا اور یہ بات جانے گا کہ اس دنیا میں ہر انسان کو چلے جانا ہے اور ہر کوئی صرف اپنے ہی اعمال کے لیے جوابدہ ہوگا تو معاشرے سے تمام برائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔

حاصل کلام

عقیدہ آخرت اس دنیا کے فانی ہونے کا یقین ہے۔ اس عقیدہ کے انسان کی انفرادی اور معاشرتی زندگی پر اثرات پائے جاتے ہیں جو کہ انسان کو اور معاشرے کو ایک کامیابی کا پیغام دیتے ہیں

Mon Tue Wed Thu Fri Sat　Date: / /20

سوال نمبر ۴ : اسلامی سماجی نظام ....

جواب

تعارف

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں ہر شعبہ زندگی سے متعلق رہنمائی موجود ہے۔ اسلام کے سماجی نظام میں عدل و انصاف، مساوات، اخلاقی اقدار کا فروغ، ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے سرانجام دینا اور معاشرے کے ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے انسان کو اس کے حقوق کی ادائیگی کرنا شامل ہے۔ اسلامی معاشرے کی خوبیوں اور خصوصیات سے عصرِ حاضر میں موجود تمام مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔

اسلامی سماجی معاشرے کے بنیادی اصول اور خصوصیات، عصرِ حاضر کے مسائل کا حل

تمام انسان برابر

اسلام کے ~~(معاشی)~~ سماجی نظام میں تمام انسان برابر ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں یہ بات واضح طور پر بیان فرمائی

کسی کالے کو کسی گورے پر کسی گورے کو

Mon Tue Wed Thu Fri Sat Date: / /20

کسی والے پر اور کسی عربی کو کسی عجمی پر کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے سوائے اس کے جو زیادہ متقی ہے

ان الفاظ سے واضح ہے کہ اسلام کے سماجی نظام میں تمام لوگ برابر ہیں۔ کسی کو اس کے رنگ نسل اور ذات کی بنا پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے۔

خلافتِ راشدہ کے دور کی مثال

خلافتِ راشدہ میں یہودی اور عیسائیوں کو ان کے تمام حقوق اور مذہبی آزادی حاصل تھی۔

عصرِ حاضر میں عدم برداشت ایک بڑا مسئلہ ہے اقلیتوں پر ظلم کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اسلام کے سماجی نظام میں تمام لوگوں کو برابر کے حقوق حاصل ہیں۔

راست بازی

اسلامی سماجی نظام میں راست بازی قابلِ قبول ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔

جس نے جھوٹ بولا وہ ہم میں سے نہیں

عصرِ حاضر میں جھوٹ فراڈ اور دھوکے بازی ایک عام مسئلہ ہے۔ سماجی برائیوں کی فہر جھوٹ اور

قرار ہے۔ اسلام نے سماجی نظام میں راست بازی کے تصور کو فروغ دیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

سچ کا ساتھ دو اور جھوٹ سے بچے رہو
بے شک جھوٹے پر اللہ کی لعنت ہے

باہمی ذمہ داری کا احساس

اسلام میں باہمی ذمہ داری کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ حقوق العباد کو حقوق اللہ پر ترجیح دی جاتی ہے۔ اسلام نے ماں باپ بہن بھائی، شوہر بیوی، بچوں ہر ایک کے حقوق کا تصور پیش کیا ہے۔ اور ہر ایک کا حق دوسرے پر فرض ہے۔ عصر حاضر میں اگر تمام لوگ اپنے فرائض احسن طریقے سے سرانجام دیں تو کسی کا حق بھی نہ مارا جائے گا۔

عدل و انصاف کا فروغ

اسلامی سماجی نظام میں عدل و انصاف کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"لوگوں کے درمیان عدل سے کام لو بے شک اللہ عدل و انصاف کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے"

عصرِ حاضر میں انصاف کی فراہمی ایک سنجیدہ مسئلہ ہے جس کا حل اسلامی سماجی نظام میں مکمل طور پر موجود ہے۔ ایک اور مثال سے اس کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

ایک دفعہ ایک عورت جس نے چوری کی اسے ہاتھ کاٹنے کی سزا سنائی گئی۔ جب ایک صحابی اس کی سفارش لے کر آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس کی جگہ میری بیٹی فاطمہ بھی ہوتی تو میں اسے بھی یہی سزا دیتا۔

غریب اور یتیم کا خاص خیال

اسلامی سماجی نظام میں معاشرے کے کمزور طبقے کے حقوق پر خاص زور دیا ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے

یتیم کا مال کھانے والا کبھی جنت میں داخل نہ ہوگا۔

عصرِ حاضر میں کمزور کو ہمیشہ دبایا جاتا ہے جبکہ طاقتور کو رعایت دی جاتی ہے۔

گردشِ دولت کا اہتمام

اسلام نے دولت کے ایک طبقے میں جمع ہو جانے سے بچاؤ کے لیے گردش دولت کا

اہتمام کیا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل اقدام شامل ہیں

- زکوٰۃ مصارف کی پابندی
- صدقات و خیرات کا اہتمام
- انفاق فی سبیل اللہ

ان تمام اقدامات پر عمل درآمد کر کے معاشرے میں گردشِ دولت کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔

احتساب کا نظام

کسی بھی معاشرے کی کامیابی کے لیے احتساب کا نظام بہت ضروری ہے۔ اگر عہدداران کو احتساب کا خیال نہیں ہوگا تو وہ کبھی بھی اپنی ذمہ داریوں کو شفاف طریقے سے نہیں نبھائیں گے اسلام میں بہترین احتسابی نظام موجود ہے جس کی خلافتِ راشدہ میں کئی مثالیں ملتی ہیں۔ حضرت علی، حضرت عمر اور حضرت ابوبکر کے دور میں اگر کوئی بھی عہدیدار کسی ہیر پھیری کا قصوروار نکلتا تو اس کو عہدے سے ہٹا دیا جاتا۔

حاصلِ کلام

اسلام کے سماجی نظام میں موجودہ دور کے تمام مسائل کا مکمل حل موجود ہے۔ اس پر عمل پیرا ہو کر ان تمام مسائل کا جڑ سے خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ پس اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات

سوال نمبر ۶: اسلام میں گڈ گورننس کے تصور اور........

تعارف

موجودہ دور میں گورننس شدید مسائل کا شکار ہے۔ پاکستان میں سالوں سے گورننس کا مسئلہ درپیش آرہا ہے۔ اسلامی گورننس کے تصور میں اللہ تعالیٰ کے بندوں تک سہولیات کی رسائی، امانت، صداقت، احساس ذمہ داری، جوابدہی، اختیارات کا صحیح استعمال، یکساں برتاؤ، میرٹ کی یقینی، اور فلاحی ریاست کا فروغ شامل ہیں۔ اسلام کے گڈ گورننس کے تصور کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان کے گورننس کے تمام مسائل کا حل ممکن ہے۔

گورننس کے اسلامی اصول

امانت داری

اسلام کے گڈ گورننس کے اصولوں میں امانت داری اور ریاست کے وسائل کا صرف ریاست کے فائدے کے لیے استعمال شامل ہے۔ ایک جدید ریاست امانت داری کو اپنا کر

Day: Date:

ریاست کے وسائل کا صحیح استعمال کر سکتی۔ تاکہ وسائل صرف وہیں پر صرف ہوں جہاں ان کی ضرورت ہے۔ موجودہ دور میں عام طور پر رشوت ریاست اور فائدے عہدہ داران اپنے ذاتی مفاد کے لیے استعمال کرتے ہیں جس سے وسائل کی تقسیم میں فرق پیدا ہوتا ہے۔ امانت داری کا تقاضہ ہے کہ امانت صرف اس تک پہنچائی جائے جو اس کا اصل حقدار ہے۔

جوابدہی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

تم میں سے ہر ایک اپنی ریاست کے بارے میں جوابدہ ہے۔

پس جوابدہی گڈ گورننس کے تصور میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ عصرِ حاضر میں حکمران خود کو جوابدہی سے مستثنیٰ پاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ گورننس کا بحران پیدا ہو رہا ہے۔

میرٹ کا فروغ

گڈ گورننس کے لیے میرٹ کا فروغ نہایت ضروری ہے۔ جو کام جس انسان کے قابل ہے صرف اسے ہی دیا جائے اور اقربا پروری سے بچا جائے۔ اس حوالے سے ارشاد نبوی

ہے
مظلوم کی بددعا سے بچو بے شک اس کے
اور اللہ کے درمیان کوئی بھی رکاوٹ
موجود نہ ہے۔
حضرت خاطر وغ آلیکی مثالی گورننس کو یقینی
بنانے کے لیے بہت ضروری ہے۔ یہی اسلامی
گڈ گورننس کے تصور میں بھی نمایاں اہمیت
کا حامل ہے۔

اختیارات کا صحیح استعمال

اسلامی گڈ گورننس کی خصوصیات
میں اختیارات کا صحیح استعمال سب سے
زیادہ ضروری اور اہمیت کا حامل ہے۔
ارشاد ہے۔
"اور اگر ہم تمہیں زمین میں اقتدار عطا
کریں تو تم برائی سے روکو، نیکی کا حکم دو
اور نماز ادا کرتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو"

پس صاحب اقتدار پر فرض ہے کہ اپنے اختیارات
کا ناجائز استعمال نہ کرے۔ عصر حاضر میں
اختیارات کا ناجائز استعمال عام ہے اقتدار
کے نشے میں عہدداران اندھے ہو جاتے ہیں۔ اللہ

کی موجودگی کا تصور اور خوف اس سے نجات دلا سکتا ہے۔

عدل و انصاف کی یقینی فراہمی

گورننس کا اہم پہلو عدل و انصاف کی فراہمی بھی ہے۔ چونکہ اسلامی تصور گورننس میں پیش پیش ہے۔ عدل و انصاف کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"اے ایمان والو! اللہ کے لیے شاہد بن جاؤ اور انصاف کرو اور خیال رکھو کہ انصاف کے معاملے میں کسی قوم کی دشمنی تمہیں انصاف کرنے سے روک نہ دے"

اوقات کار کی پابندی

اوقات کار کی پابندی گڈ گورننس میں لازم میں ہے۔ جس عوامی دفاتر میں بیٹھے لوگ وقت پر اپنے فرائض سر انجام نہیں دیں گے تو گڈ گورننس ممکن نہ ہو پائے گی۔

فلاحی ریاست کے قیام کے لیے کوشاں رہنا

اسلامی ریاست ایک فلاحی ریاست

Date:

ہے۔ اس میں صرف وہی اقدامات کیے جاتے ہیں جو عوام کے مفاد میں ہو اور کوئی بھی ایسے اقدام سے بچا جاتا ہے جو عوام کے لیے نقصان کا سبب بنے ہیں۔ ایک جدید ریاست اس عادت کو اپنا کر گڈ گورننس کو حاصل کر سکتی ہے۔

حاصل کلام

اسلام میں گڈ گورننس کا ایک تفصیلی اور منظم اہتمام موجود ہے۔ ایک جدید ریاست اسلام کے گورننس سسٹم کو اپنا کر ان تمام مسائل کا حل کر سکتی ہے۔ اسلامی گورننس کا تصور ہر مسئلے کا حل فراہم کرتا ہے۔